1۔ لوگ فلموں اور ڈراموں وغیرہ میں جذباتی اور مار دھاڑ کے مناظر دیکھ کران کا اثر قبول کرتے ہیں، جیسے ریسلنگ فلموں میں مار دھاڑ اور قتل کے مناظر، ہتھیاروں اور گولیوں کا استعمال وغیرہ۔ نتیجتاً ان کا رویہ بھی اسی طرح کا ہو جاتا ہے۔

2۔ جو لوگ ڈراؤنی فلمیں دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں، ان کے دل و دماغ میں خوف جاگزین ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی ڈراؤنا منظر ان کے ذہن میں ثبت ہو جاتا ہے۔ پھر وہ سوتے میں ڈر کر اٹھ جاتے ہیں۔

3۔ غیر حقیقی اور فرضی مناظر دکھا کر بچوں اور بڑوں میں حقیقت پر مبنی احساسات کو مجروح کیا جاتا ہے؛ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جو کام بھی کریں اس میں کوئی اچھا مقصد یا اچھا اثر ہونا چاہیئے۔ مثال کے طور پر کارٹون جن میں فرضی مناظر دکھائے جاتے ہیں، ان کا بچوں کی حقیقی زندگی پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

[5] انسانی صحت پر اثرات بد:

1۔ ٹی وی سکرین سے انسانی آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے جو کہ اللہ کی ایک نعمت ہے۔ اور قیامت کے دن اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ آنکھوں کو کیسے استعمال کیا؟

2۔ قتل و غارت اور ڈراؤنے مناظر دیکھ دیکھ کر انسان بلڈ پریشر اور دل کی دھڑکن میں اضافے اور اعصابی تناؤ وغیرہ کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔

3۔ رات دیر تک جاگنے اور ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہنے سے انسانی جسم کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور پھر یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ قیامت کے دن اس جسم کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا کہ کہاں کہاں استعمال کیا؟

[7] مالی اثرات بد:

1۔ ٹی وی (وغیرہ) خریدنے پر رقم خرچ کرنے، کرایہ پر فلمیں لینے، ٹی وی، وی سی آر وغیرہ کی مرمت کروانے اور ڈش انٹینا وغیرہ خریدنے پر رقم کا ضیاع ہوتا ہے۔ اور قیامت کے دن ہر شخص سے اس کے مال کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا کہ کہاں استعمال کیا اور کہاں خرچ کیا؟

2۔ ٹی وی وغیرہ پر اشتہار دیکھ کر بہت سے لوگ اپنی ضرورت سے زیادہ چیزیں یا غیر معیاری چیزیں خریدتے ہیں۔ اسی طرح عورتیں بھی طرح طرح کی فیشن کی چیزیں ٹی وی وغیرہ میں دیکھ کر خرید لیتی ہیں، جس سے غریب آدمی کے لیے بہت سے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں اور ناجائز پیسہ کمانے کے ذرائع بھی کھلتے ہیں۔

مرضِ شبہات

امت کو تباہ کرنے والے دینی مغالطے

ایوب حامد ٹورانٹو   تلخیص واضافہ: عبدالرحیم روزی

امت اسلامیہ کو بہت سارے تباہ کن مغالطوں کا سامنا پہلے بھی تھا، اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ یہ مغالطے انسان کو کبھی زندگی بھر، کبھی نصف زندگی اور اس سے زیادہ یا کم دھوکے میں مبتلا رکھتے ہیں۔ اگر کسی فرد کو اس قسم کے مغالطے کا مرض لاحق ہو جائے تو جس قدر زندگی کا حصہ اس کا شکار رہتا ہے، اتنی ہی اس کی زندگی ضائع ہے۔ اور وہ حصہ واپس نہیں آسکتا۔ بعض انسانوں کی مکمل زندگی ضائع ہی ضائع جاتی ہے، جس کے تدارک اور قدرے روک تھام اس سے رجوع ہے۔ یہ مغالطے بالاختصار درج ذیل ہیں:

۱۔ زندگی کے حصے بخرے کرنے کا مغالطہ: اکثر مسلمان شرک کی بیشمار صورتوں کو بھول کر صرف ''بتوں کی پوجا'' کو شرک سمجھتے ہیں۔ اور شرک کی باقی صورتوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ اس غلط فہمی یا غفلت کا بھیانک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شرک میں خوب ملوث ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو مخلص مسلمان اور موحد مؤمن سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے غیر اسلامی تہذیب اور فلسفوں سے متاثر ہو کر اپنی شخصیت اور اپنی زندگی کے حصے بخرے کر رکھے ہیں، اور اپنی زندگی کو مختلف آقاؤں کی خدمت میں لگا رکھا ہے۔ یہی تقسیم جب یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں نے کیا، تو وہ بُرے کافر ٹھہرے؛ لیکن مسلمان یہی کام کرے تو وہ پھر بھی پکا موحد، مؤمن اور مسلمان ہی رہے!! اللہ تعالیٰ کی نظر عادلانہ میں ایک جرم کے سب مجرم برابر ہیں، چاہے جو بھی کرے۔ قرآن مجید میں سینکڑوں مقامات پر شرک کی تمام صورتوں کی نشاندہی کرکے اس کی مذمت کی گئی ہے۔ اور اس سے روکا گیا ہے۔ اس کی جانکاری کے لیے قرآن مجید کی بغور تلاوت اور مطالعہ مفید رہے گا۔

۲۔ انسان کے ٹکڑے: انسان کو شرک کی گمراہی کے راستے پر ڈالنے کے لیے انسان کی ''ذات'' اور ''زندگی'' کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنا شیطان کا سب سے کارگر ہتھیار ہے۔ اچھے خاصے لوگ بھی اس جال میں پھنس جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے شیطان سب سے پہلے لوگوں کو ''روح'' اور ''جسم'' کی تقسیم کا قائل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ دنیا میں انسان کو ''ایک اکائی'' کی حیثیت سے احکامات وتعلیمات دیتا اور اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اسی